© rasailojaraid.com

میں حضرت صدیق اکبرؓ کو جاننے والا ایک شخص مل گیا وہ حضور ﷺ کو نہیں جانتا تھا اس شخص نے حضرت صدیق اکبرؓ سے پوچھا کہ یہ تمھارے ساتھ کون صاحب ہیں؟ اب حضرت صدیق اکبرؓ یہ چاہتے تھے کہ آپ کے بارے میں کسی کو پتہ نہ چلے، اس لئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ دشمنوں تک آپ ﷺ کے بارے میں اطلاع پہنچ جائے۔ اب اگر اس شخص کے جواب میں بات بتاتا ہیں تو آپ ﷺ کی جان کا خطرہ ہے اور اگر نہیں بتاتے تو جھوٹ بولنا لازم ہے اب ایسے موقع پر اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندے کی رہنمائی فرماتے ہیں۔ چنانچہ حضرت صدیق اکبرؓ نے جواب دیا یہ میرے ہادی اور رہبر ہیں جو مجھے راستہ دکھاتے ہیں۔ آپ نے ایسا لفظ ادا کیا کہ جس کو سن کر اس شخص کے دل میں یہ خیال آیا کہ جس طرح عام طور پر سفر کے دوران راستہ بتانے کے لئے کوئی رہنما ساتھ رکھ لیتے ہیں اس قسم کے رہنما ساتھ جا رہا ہے۔ لیکن حضرت صدیق اکبرؓ نے دل میں یہ مراد لیا کہ یہ دین کا راستہ دکھانے والے جنت کا راستہ دکھانے والے ہیں۔ اب دیکھیئے کہ اس موقع پر انہوں نے صریح جھوٹ بولنے سے پرہیز فرمایا بلکہ ایسا لفظ بول دیا جس سے وقتی کام بھی نکل گیا اور جھوٹ بھی نہیں بولنا پڑا۔ (بخاری شریف)

جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ یہ فکر عطا فرما دیتے ہیں کہ زبان سے کوئی کلمہ خلاف واقعہ اور جھوٹ نہ نکلے پھر اللہ تعالیٰ ان کی اس طرح مدد بھی فرماتے ہیں۔

حضرت گنگوہیؒ اور جھوٹ سے پرہیز:

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہٗ جنھوں نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں انگریزوں کے خلاف جہاد میں بڑا حصہ لیا تھا آپ کے علاوہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی حضرت مولانا حاجی امداداللہ صاحب مہاجر مکیؒ وغیرہ ان سب حضرات نے اس جہاد میں بڑے کارہائے نمایاں انجام دیئے جو لوگ اس جہاد میں شریک تھے انگریزوں نے ان کو پکڑنا شروع کیا چوراہوں پر پھانسی کے تختے لٹکا دیئے۔

جسے دیکھا حاکمِ وقت نے
کہا یہ بھی صاحب دار ہے

ہر ہر محلے میں مجسٹریٹوں کی مصنوعی عدالتیں قائم کردی تھیں۔ جہاں کہیں کسی پر شبہ ہوا اس کو مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا اور اس نے حکم جاری کر دیا کہ اس کو پھانسی پر چڑھا دو، پھانسی پر اس کو لٹکا دیا گیا، اسی دوران ایک مقدمہ میرٹھ میں حضرت گنگوہیؒ کے خلاف بھی قائم ہو گیا اور مجسٹریٹ کے ہاں پیشی ہوگئی جب مجسٹریٹ کے پاس پہنچے تو اس نے پوچھا تمھارے ہتھیار ہیں؟ (اس لئے کہ اطلاع یہ ملی تھی کہ ان کے پاس بندوقیں ہیں، اور حقیقت میں حضرت کے پاس بندوقیں تھیں۔ چنانچہ جس وقت مجسٹریٹ نے یہ سوال کیا اس وقت حضرت کے ہاتھ میں تسبیح تھی) آپ نے وہ تسبیح اس کو دکھاتے ہوئے فرمایا ہمارا ہتھیار یہ ہے، یہ نہیں فرمایا کہ میرے پاس ہتھیار نہیں ہے، اس لئے جھوٹ ہو جاتا۔ آپ کا حلیہ بھی ایسا تھا کہ بالکل درویش صفت معلوم ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مدد بھی فرماتا ہیں۔

ابھی سوال جواب ہو رہا تھا کہ اتنے میں کوئی دیہاتی وہاں عدالت میں آ گیا، اس نے جب دیکھا کہ حضرت سے اس طرح سوال، جواب

© rasailojaraid.com